یہود کا کردار.......... بائبل کی روشنی میں

محمد سعید شیخ
شعبہ ریسرچ علماء اکیڈمی، بادشاہی مسجد لاہور

پہلی جنگ عظیم کے بعد جب خلافت ختم ہوگئی اوراس سامراجی سازش کا انکشاف ہوا کہ ایک طرف اتحادیوں نے عربوں سے وعدہ کیا تھا کہ ان کی ایک متحدہ حکومت بنادیں گے، دوسری طرف ''سری معائدہ سائس پیکو'' کی رو سے یہود سے یہ عہد کرلیا تھا کہ ان کے لیے ارضِ فلسطین میں ایک یہودی وطن بنادیں گے۔

ایسا خلافتِ عثمانیہ کی موجودگی میں ممکن نہیں تھا، کیونکہ ۱۹۰۲ء میں فلسطین میں اسرائیلی ریاست کے قیام کے لیے ہرزل کی سربراہی میں ایک وفد سلطان عبدالحمید کی خدمت میں ترکی پہنچا تو سلطان نے ان کی بڑی سے بڑی پیش کش کو ٹھکرادیا اور بڑی جرأت سے سامراجی طاقتوں سے فلسطین کو یہود کا وطن بنانے سے انکار کردیا۔ یہ فتنہ گر آرام سے بیٹھنے والے کب تھے، انہوں نے عربوں اور ترکوں کو باہم لڑانے کا منصوبہ تیار کیا، اسی سازش کے نتیجے میں پہلی جنگ عظیم میں ترکوں نے جرمنی اور عربوں نے برطانیہ کا ساتھ دیا، یوں خلافتِ اسلامیہ کا خاتمہ ہوا اور ملتِ اسلامیہ چھوٹی چھوٹی اکائیوں میں بٹ کررہ گئی۔

بالآخر وہ منحوس گھڑی آگئی کہ ۱۹۴۸ء میں اسرائیل نے اپنی حکومت کا اعلان کردیا، فوراً ہی اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے نہ صرف اس یہودی ریاست کو تسلیم کرلیا بلکہ اس کو قانونی حیثیت بھی دے دی۔ خود کو مہذب دنیا کی مہذب اقوام کہلانے والوں نے اسرائیل کو قائم کرنے اور پھر اس کو تسلیم کرنے میں جس عجلت، ڈھٹائی اور بے انصافیوں کا مظاہرہ کیا، یقیناً قیامت تک ایسی مثال ملنا ناممکن رہے گا۔ اس پر طرفہ تماشا یہ کہ یہودی ۱۹۴۸ء والے اسرائیل پر بھی قانع نہیں، بلکہ وہ تو دنیا پہ حکمرانی کے پہلے مرحلے کے لیے عظیم تر اسرائیل کے مجوزہ خاکے صحرائے سینا، نہر سویز کے دونوں کنارے بشمول پورٹ سعید، قاہرہ، خلیج سویز اور بحیرہ احمر کا کچھ حصہ، شمالی حجاز، نجد مع مدینہ، کویت، عراق، اردن، شام، لبنان اور ترکی کے جنوبی حصے کو وِرارات پر چھ کونوں والا نیلا تارا چمکانا چاہتے ہیں۔

اس منصوبہ کی تکمیل کی غرض سے ۱۹۶۷ء میں عرب اسرائیل جنگ ہوئی، عرب ممالک متحدہ محاذ بنا کر لڑے مگر شکست سے دوچار ہوئے۔ شکست کے اسباب میں سے بڑا سبب راقم کے نزدیک عربوں کا جذبۂ جہاد سے عاری ہونا اور نسلی تعصب کا ان کے اندر در آنا ہے۔

یہود کی دولت کی وجہ سے ان کا اثر بین الاقوامی سیاست، معیشت اور صحافت پر بہت گہرا ہے، کسی کے وہم وگمان

میں بھی یہ بات نہیں آسکتی کہ یہ اثر اتنا بڑھ جائے گا کہ یہود قوم کی تمام تاریخی مخالفتوں، حضرت مسیحؑ کے انکار، ان کے ساتھ گستاخانہ رویہ اور مسیحیت کے متعلق یہود کے خیالات کے باوجود ''نائب مسیح'' پوپ نے مصلوبیتِ مسیح سے یہودیوں کو برأت کا سرٹیفکیٹ دے دیا۔

بین الاقوامی خبر رساں ایجنسیاں چونکہ یہود کے قبضے میں ہیں، اس لیے اس وثیقہ کا نام ''یہود کو خونِ مسیح سے بری کرنے والا'' وثیقہ رکھا، حالانکہ یہ وثیقہ صرف یہود سے متعلق نہیں بلکہ دوسری اقوام پر مشتمل ہے، وہ پوری قومِ یہود کی برأت نہیں کرتا بلکہ حضرت مسیحؑ کے عہد کے عوام کو بری کرتا ہے۔

اس مختصر مقالہ میں قرآن اور بائبل کی روشنی میں یہود کی ایسی تصویر پیش کی جائے گی جس سے واضح ہو جائے گا کہ یہود قوم کیا تھی اور کیا ہے؟ ان کا کردار کیا رہا ہے؟ اس سلسلے میں قرآن پاک کی صرف وہ آیات بینات پیش کی جائیں گی جہاں اس کی نظیر بائبل میں ملے گی، تا کہ یہود کی وہ تصویر ہمارے سامنے آسکے جو خود ان کی بائبل میں ہے۔

یہود کی مجرمانہ خصلتوں پہ بات کرنا اور ان کی گھناؤنی حرکتوں کا پول کھولنا اگر کوئی سام دشمنی (Anti-Semitism) ہے جیسا کہ صیہونیوں کا دعویٰ ہے: تو سام دشمنی پر مبنی سب سے بڑی کتاب پھر تورات ہی قرار پائے گی۔

عیسائی کلیساؤں نے آج تک جتنی لعنتیں یہود پر برسائیں، ان سب کو بھی اگر اکٹھا کرلیا جائے اور بعض عالمی شہرت یافتہ ناولوں میں یہودیوں کی جو تصویر کشی ہوئی ہے...... مثال کے طور پر شیکسپیئر اور ڈکنز کے لکھے ہوئے ناول...... ان کو بھی ساتھ میں شامل کرلیا جائے...... حتیٰ کہ اس کے ساتھ سب شعراء کو اکٹھا کر کے کبھی ان سے بھی اسرائیل کی ہجو لکھوائیں...... تو یہ سارا کچھ ملا کر بھی اس قدر شدید نہ ہوگا جو خود توراتی صحیفوں کے اندر ان کے بارے میں وارد ہوا ہے (۱)۔

مصیبت یہ ہے کہ بیشتر یہود تورات کی ان نصوص کو پڑھنے سے گریز کرتے ہیں، نہ صرف یہود بلکہ ان کی محبت میں سرشار بنیاد پرست عیسائی بھی ان کو نہیں پڑھتے، بلکہ دنیا کی ایک بڑی تعداد بھی تورات کی ان نصوص سے ناواقف ہے۔

آیئے ذیل میں ان *Major Elements* کا جائزہ لیں کہ جن کی وجہ سے ایک قوم...... جس میں سب سے زیادہ انبیاء مبعوث کیے گئے...... اپنے کرتوتوں کی وجہ سے بارہا نشانِ عبرت بنی۔

۱۔ شرک

تمام الہامی مذاہب کی بنیادی تعلیم توحید ہے، کہ اللہ کی ذات وصفات میں اس کا کوئی شریک نہیں، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ ہر قسم کے عیوب ونقائص سے مبرأ ہے، اسی بات کا عہد بنی اسرائیل سے بھی لیا گیا تھا، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِ یْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ﴾ (۲)

''اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے اقرار لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے''

اسی عہد و میثاق کی بدولت ساری امتوں پر ان کو فضیلت بخشی گئی:

﴿یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِ یْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی

الْعٰلَمِيْنَ﴾(۳)۔

''اے بنی اسرائیل! یاد کرو میری نعمت کو جو میں نے تم پر کی، اور میں نے تم کو دنیا والوں پر فضیلت دی تھی''۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کو وصایائے عشرہ دیں، جن کا لب لباب یہ وصیت تھی:

''خداوند تیرا خدا، جو تجھے ملک مصر سے اور غلامی کے گھر سے نکال لایا، میں ہوں۔ میرے حضور تو غیر معبودوں کو نہ ماننا، تو اپنے لیے کوئی تراشی ہوئی مورت نہ بنانا، نہ کسی چیز کی صورت بنانا جو اوپر آسمان میں یا نیچے زمین پر یا زمین کے نیچے پانی میں ہے، تو ان کے آگے سجدہ نہ کرنا اور ان کی عبادت نہ کرنا کیونکہ میں خداوند تیرا غیور خدا ہوں..........''(۴)۔

بنی اسرائیل اپنے اس عہد پر قائم نہ رہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی ہی میں اس عہد کو توڑ ڈالا اور شرک جیسے کبیرہ گناہ میں مبتلا ہو گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عدم موجودگی میں ایک بچھڑا بنا کر اس کی پرستش شروع کر دی۔ قرآن اس واقعہ کو یوں پیش کرتا ہے:

﴿وَلَقَدْ جَآءَ كُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ﴾(۵)۔

''موسیٰ تمہارے پاس نشانیاں لائے، پھر تم نے اس کے پیچھے بچھڑا بنا لیا اور تم ظالم ہو''۔

اسی منظر کو تورات کچھ اس طرح پیش کرتی ہے:

''تب خداوند نے موسیٰ سے کہا نیچے جا، کیونکہ تیرے لوگ جن کو تو ملک مصر سے نکال لایا بگڑ گئے ہیں۔ وہ اُس راہ سے جس کا میں نے ان کو حکم دیا تھا بہت جلد پھر گئے ہیں۔ انہوں نے اپنے لیے ڈھالا ہوا بچھڑا بنایا، اُسے پوجا اور اس کے لیے قربانی چھڑا کر یہ بھی کہا کہ اے بنی اسرائیل! یہ تیرا وہ دیوتا ہے جو تجھ کو ملک مصر سے نکال کر لایا''(٦)۔

اس ظلم عظیم پر مزید ظلم یہ ہے کہ اس شرک کی نسبت بھی بائبل میں جناب ہارون علیہ السلام کی طرف ہے:

''ہارون نے ان سے کہا تمہاری بیویوں، لڑکوں اور لڑکیوں کے کانوں میں جو سونے کی بالیاں ہیں ان کو اُتار کر میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ سب لوگ ان کے کانوں سے سونے کی بالیاں اُتار اُتار کر ان کو ہارون کے پاس لے آئے اور اس نے ان کو ان کے ہاتھوں سے لے کر ایک ڈھالا ہوا بچھڑا بنایا، جس کی صورت چھینی سے ٹھیک کی۔ تب وہ کہنے لگے: اے بنی اسرائیل یہی تیرا وہ دیوتا ہے جو تجھ کو ملک مصر سے نکال کر لایا''(۷)۔

بنی اسرائیل محض جنسی لذت کے حصول کے لیے اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت چھوڑ کر بتوں کو پوجنے لگے، بائبل میں ہے:

''اسرائیل شطیم میں رہتے تھے، لوگوں نے موآبی عورتوں کے ساتھ حرام کاری شروع کر دی، کیونکہ وہ عورتیں ان لوگوں کو اپنے دیوتاؤں کی قربانیوں میں آنے کی دعوت دیتی تھیں، یہ لوگ جا کر کھاتے اور ان کے دیوتاؤں کو سجدے کرتے تھے''(۸)۔

اس حرام کاری و بدکاری میں بنی اسرائیل اس حد تک آگے نکل گئے کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام خطبہ دے رہے تھے کہ ایک اسرائیلی تمام لوگوں کے سامنے ایک مدیانی عورت کو لے کر آ گیا(۹)۔

۲۔ اللہ کی توہین

دنیا کی ہر قوم اپنے معبود کو ہر قسم کے عیوب سے مبرا اور پاک سمجھتی ہے، لیکن یہود کے ہاں جو معبود کا تصور ہے اس میں وہ تھک بھی جاتا ہے، اس میں عاجز آ جانے کی صفت بھی موجود ہے، وہ طاقتور کے مقابلے میں ناکام بھی ہو جاتا ہے، اپنے محبوبان کو دھوکہ بھی دیتا ہے، اس میں جہالت اور بیوقوفی جیسے عیوب بھی پائے جاتے ہیں، کام کرنے کے بعد جس طرح آرام کی ضرورت انسان کو ہوتی ہے اسی طرح خدا کو بھی آرام کی ضرورت ہوتی ہے۔ ذیل میں بائبل سے چند اقتباسات نقل کرتے ہیں جس سے ہمارا دعویٰ ثابت ہو جائے گا۔

i۔ شکست خوردہ خدا

بائبل میں اللہ تعالیٰ کو حضرت یعقوب علیہ السلام سے کشتی کرتے ہوئے بھی دکھایا گیا ہے:

> ''یعقوب اکیلا رہ گیا اور پو پھٹنے کے وقت تک ایک شخص وہاں اس سے کشتی لڑتا رہا۔ جب اس نے دیکھا کہ وہ اس پر غالب نہیں ہوتا تو اس کی ران کو اندر کی طرف سے چھوا اور یعقوب کی ران کی نس اس کے ساتھ کشتی کرنے میں چڑھ گئی، اس نے کہا کہ مجھے جانے دے کیونکہ پو پھٹ چلی۔ یعقوب نے کہا کہ جب تک تو مجھے برکت نہ دے میں تجھے جانے نہیں دوں گا، تب اس نے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: یعقوب۔ اس نے کہا تیرا نام آگے کو یعقوب نہیں اسرائیل ہوگا کیونکہ تو نے خدا اور آدمیوں کے ساتھ زور آزمائی کی اور غالب ہوا'' (۱۰)۔

بائبل کے اس اقتباس سے اللہ تعالیٰ کا جو تصور ذہن میں ابھرتا ہے وہ معاذ اللہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے بعض اوقات اپنی مخلوق سے کشتی لڑی، ساری رات وہ کشتی ہوتی رہی مگر خدا اپنی مخلوق پر غالب نہ آ سکا، بالآخر پو پھٹنے کا بہانا بنا کر کشتی کو ختم کرنا پڑا۔ یہ کیسا خالق ہے جو اپنی مخلوق سے مات کھا جاتا ہے اور یہ کیسا مالک ہے کہ جس کو یہ تک معلوم نہ ہو سکا کہ جس کے ساتھ وہ رات بھر کشتی کرتا رہا اُس کا نام کیا ہے؟

ii۔ عاجز خدا

بائبل میں اللہ تعالیٰ کی عاجزی کا جو خاکہ پیش کیا گیا ہے اس کی ایک جھلک تو آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں، اس سے بھی بڑھ کر ایک بڑی بات یہ بھی ملاحظہ فرمائیے:

> ''خداوند یہوداہ کے ساتھ تھا، سو اس نے کوہستانیوں کو نکال دیا، پر وادی کے باشندوں کو نکال نہ سکا، کیونکہ ان کے پاس لوہے کے رتھ تھے'' (۱۱)۔

اس اقتباس سے واضح ہوا کہ طاقتور کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی مدد کارگر ثابت نہیں ہوتی (نقلِ کفر کفر نباشد)۔

۳۔ توہین انبیاء علیہم السلام

ظاہر ہے کہ جس قوم نے اللہ تعالیٰ کی توہین کی ہو اس قوم کے لیے انبیاء اور رسولوں کی توہین کرنا کونسا مشکل کام ہے۔قرآن تو جگہ جگہ ان انبیاء و رسل کی توصیف کرتا ہے، جبکہ اس کے مقابلے میں بائبل کا رویہ بعض اوقات توہین آمیز ہوتا ہے۔اسلامی تعلیمات تو انبیاء و رسل کو معصوم اور ہر قسم کے گناہوں سے پاک قرار دیتی ہیں، جبکہ بائبل کی رُو سے وہ کبائر کے مرتکب بھی ہوتے ہیں، بسا اوقات وہ انبیاء کو عقل و شعور سے عاری اور بے وقوف قرار دیتی ہے اور ایسے ایسے الزام لگاتی ہے کہ انسان کا سر شرم سے جھک جاتا ہے، کہ ایک جلیل القدر پیغمبر تو کجا ایک عام انسان بھی ان افعال کو کرنے سے عار محسوس کرتا ہے۔ذیل میں ہم چند مثالوں سے اس کو واضح کرتے ہیں:

i۔ انبیاء پر زناکاری کا الزام

بنی اسرائیل جہاں خود زنا جیسی موذی مرض میں مبتلا تھے وہاں وہ اس کی تہمت انبیاء پر بھی لگاتے تھے۔مثلاً:

الف حضرت لوط علیہ السلام پر زناکاری کا الزام

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم لواطت جیسے قبیح فعل کی عادی ہوگئی تھی۔وہ سدوم عمورہ میں رہائش پذیر تھی، ان پر اللہ نے آسمان سے آگ اور گندھک کا عذاب نازل کیا، عذاب سے قبل حضرت لوطؑ اپنی دونوں بیٹیوں کو لے کر ضَغَر شہر میں جا بسے، پھر ضغر سے نکل کر ایک غار میں رہنے لگے (۱۲)۔

یہاں بائبل حضرت لوطؑ اور اُن کی دو بیٹیوں کے درمیان ایک ایسے واقعے کی حکایت کرتی ہے، جس کو لکھ کر، پڑھ کر، سن کر اور سوچ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔اقتباس ملاحظہ ہو:

''تب پہلوٹھی نے چھوٹی سے کہا کہ ہمارا باپ بڈھا ہے اور زمین پر کوئی مرد نہیں ہے جو دنیا کے دستور کے مطابق ہمارے پاس آئے۔آؤ ہم اپنے باپ کو مے پلائیں اور اس سے ہم آغوش ہوں، تاکہ اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں۔سو انہوں نے اسی رات اپنے باپ کو مے پلائی، پہلوٹھی اندر گئی اور اپنے باپ سے ہم آغوش ہوئی، پر اس (لوط) نے نہ جانا کہ وہ کب لیٹی اور کب اٹھ گئی۔دوسرے روز یوں ہوا کہ پہلوٹھی نے چھوٹی سے کہا کہ دیکھ کل رات کو میں اپنے باپ سے ہم آغوش ہوئی، آج رات بھی اس کو مے پلائیں اور تو بھی جا کر اس سے ہم آغوش ہو، تاکہ ہم اپنے باپ کی نسل باقی رکھیں۔سو اس رات بھی انہوں نے اپنے باپ کو مے پلائی، چھوٹی گئی اور اس سے ہم آغوش ہوئی، پر اس نے نہ جانا کہ وہ کب لیٹی اور کب اٹھ گئی۔سو لوط کی دونوں بیٹیاں اپنے باپ سے حاملہ ہوئیں۔بڑی بیٹی کے ایک بیٹا ہوا اور اس نے اس کا نام موآب رکھا، وہی موآبیوں کا باپ ہے جو آج تک موجود ہیں۔چھوٹی کے بھی ایک بیٹا ہوا اور اس کا نام بن عمی رکھا، وہی بنی عمون کا باپ ہے جو اب تک موجود ہیں'' (۱۳)۔

ب حضرت داؤد علیہ السلام کی کردار کشی

حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے کو بنی اسرائیل کا سنہری ترین دور کہا جاتا ہے، حضرت داؤد علیہ السلام کی بدولت اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو دنیا کی سیادت عطا کی، مگر آپؑ کے بارے میں بائبل میں اس طرح مذکور ہے:

نمبرا:

''شام کے وقت داؤد اپنے پلنگ پر سے اٹھ کر بادشاہی محل کی چھت پر ٹہلنے لگا، چھت پر سے اس نے ایک عورت کو دیکھا جو نہا رہی تھی اور وہ عورت نہایت خوبصورت تھی۔ تب داؤد نے لوگ بھیج کر اس عورت کا حال دریافت کیا اور کسی نے کہا کیا وہ العام کی بیٹی بت سبع نہیں جو حتی اوریاہ کی بیوی ہے؟ اور داؤد نے لوگ بھیج کر اسے بلا لیا۔ وہ اس کے پاس آئی اور اس نے اس سے صحبت کی، پھر وہ اپنے گھر کو چلی گئی اور وہ عورت حاملہ ہوگئی۔ سو اس نے داؤد کے پاس خبر بھیجی کہ میں حاملہ ہوں'' (۱۴)۔

بائبل میں حضرت داؤد علیہ السلام کی جو یہ کردار کشی کی گئی ہے، اس پر اکتفا نہیں کرتی بلکہ اس میں مزید یہ کہ جب داؤد علیہ السلام کو بت سبع کے حاملہ ہونے کا علم ہوا اور اس کا خاوند حتی اوریاہ میدان جنگ میں تھا، حضرت داؤد علیہ السلام نے اس کو دھوکہ سے قتل کروا دیا اور اس خاتون سے شادی کر لی (۱۵)۔

نمبر۲:

حضرت داؤد علیہ السلام کے بارے میں یہ بھی مذکور ہے:

''تب داؤد لوٹا تا کہ اپنے گھرانے کو برکت دے، ساؤل کی بیٹی میکل داؤد کے استقبال کو نکلی اور کہنے لگی کہ اسرائیل کا بادشاہ آج کیسا شاندار معلوم ہوتا تھا، جس نے آج کے دن اپنے ملازموں کی لونڈیوں کے سامنے اپنے آپ کو برہنہ کیا جیسے کوئی بانکا بے حیائی سے برہنہ ہو جاتا ہے'' (۱۶)۔

ج حضرت نوح علیہ السلام پر مے نوشی کا الزام

''نوح کاشتکاری کرنے لگا اور اس نے انگور کا باغ لگایا، اس نے اس کی مے پی اور نشہ آیا، وہ اپنے ڈیرے میں برہنہ ہوگیا۔ کنعان کے باپ حام نے اپنے باپ کو برہنہ دیکھا اور اپنے دونوں بھائیوں کو باہر آ کر اس کی خبر دی' (۱۷)۔

پیغمبروں کے علاوہ بنی اسرائیل کی بزرگ ہستیوں پر بھی زنا جیسے الزام لگائے گئے، مثلاً:

☆ یہوداہ بن یعقوب پر اپنی بہو تمر سے زنا کا الزام ہے، جس سے فارص نامی بچہ پیدا ہوا (۱۸) جس کو (بائبل میں) داؤد، سلیمان اور مسیح کا جد امجد قرار دیا گیا ہے۔

☆ حضرت یعقوب کے بڑے بیٹے روبن نے اپنی سوتیلی ماں کے ساتھ صحبت کی (۱۹)۔

☆ حضرت داؤد کے بیٹے امون نے اپنی بہن کے ساتھ زنا بالجبر کیا (۲۰)۔

د حضرت سلیمان پر بت پرستی کا الزام

حضرت سلیمان علیہ السلام بنو اسرائیل کے عظیم محسن تھے، ان کے عہد میں بنی اسرائیل کی شان و شوکت اپنے جوبن پر تھی، مگر انہوں نے اپنے اس عظیم محسن کو بھی نہ معاف کیا، موجودہ بائبل میں ہے:

''سلیمان بادشاہ فرعون کی بیٹی کے علاوہ بہت سی اجنبی عورتوں سے یعنی موآبی، عمونی، ادومی، صیدانی اور حتی عورتوں سے محبت کرنے لگا۔ یہ ان قوموں کی تھیں جن کی بابت خدا نے بنی اسرائیل سے کہا تھا

کہ تم ان کے بیچ نہ جانا اور نہ وہ تمہارے بیچ آئیں، کیونکہ وہ ضرور تمہارے دلوں کو دیوتاؤں کی طرف مائل کرلیں گی۔ سلیمان ان ہی کے عشق کا دم بھرنے لگا۔ اس کے پاس سات سو شاہزادیاں، اس کی بیویاں اور تین سو حرمیں تھیں۔ اس کی بیویوں نے اس کے دل کو پھیر دیا، کیونکہ سلیمان جب بڑھا ہوگیا تو اس کی بیویوں نے اس کے دل کو غیر معبودوں کی طرف مائل کرلیا اور اس کا دل خداوند اپنے خدا کے ساتھ کامل نہ رہا، جیسا کہ اس کے باپ داؤد کا دل تھا، کیونکہ سلیمان صیدانیوں کی دیوی عستارات اور عمونیوں کے نفرتی ملکوم کی پیروی کرنے لگا۔ سلیمان نے خداوند کے آگے بدی کی اور اس نے خداوند کی پوری پیروی نہ کی جیسی اس کے باپ داؤد نے کی تھی'' (۲۱)۔

مندرجہ بالا اقتباس سے تو ایسا لگتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام حسین عورتوں کے دلدادہ اور عشق کے مریض تھے۔ (العیاض باللہ)

۴۔ قتلِ انبیاء

ان یہود کی سرکشی اور ظلم اس حد تک بڑھ گیا کہ انہوں نے انبیاء کی توہین کے ساتھ ان کا قتل کرنا بھی شروع کردیا۔ قرآن مجید میں ہے:

﴿اَفَکُلَّمَا جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ ۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤی اَنْفُسُکُمُ اسْتَکْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِیْقًا کَذَّبْتُمْ ۫ وَفَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ﴾ (۲۲)۔

''جب کوئی پیغمبر تمہارے پاس ایسی باتیں لے کر آئے، جن کو تمہارا جی نہیں چاہتا تھا، تو تم سرکش ہو جاتے رہے، ایک گروہ (انبیاء) کو تم جھٹلاتے رہے اور ایک گروہ کو قتل کرتے رہے''۔

﴿فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِیَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ﴾ (۲۳)۔

''اگر اس سے قبل تم مومن تھے تو انبیاء کو کیوں قتل کرتے تھے''۔

انبیاء کا قتل ان کا مشغلہ بن گیا اور یروشلم (بیت المقدس) انبیاء کا مقتل، اس لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یروشلم کو مخاطب کر کے فرمایا:

''اے یروشلم! اے یروشلم! تو جو نبیوں کو قتل کرتا اور جو تیرے پاس بھیجے گئے ان کو سنگسار کرتا ہے! کتنی بار میں نے چاہا کہ جس طرح مرغی اپنے بچوں کو پروں تلے جمع کر لیتی ہے اسی طرح میں بھی تیرے لڑکوں کو جمع کرلوں، مگر تو نے نہ چاہا! دیکھو تمہارا گھر تمہارے لیے ویران چھوڑا جاتا ہے'' (۲۴)۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان اعمال قبیحہ پر ان الفاظ میں مذمت کی ہے:

''اے سانپو! اے افعی کے بچو! تم جہنم کی سزا سے کیونکر بچو گے؟ اس لیے دیکھو میں نبیوں، داناؤں اور فقیہوں کو تمہارے پاس بھیجتا ہوں۔ ان میں سے تم بعض کو قتل اور مصلوب کرو گے، بعض کو اپنے عبادت خانے میں کوڑے مارو گے اور شہر بشہر ستاتے پھرو گے، تاکہ سب راست بازوں کا خون جو زمین پر بہایا گیا تم پر آئے۔ راست باز ہابل کے خون سے لے کر برکیاہ کے بیٹے زکریا کے خون تک، جسے تم

نے مقدس اور قربان گاہ کے درمیان قتل کر دیا (۲۵)۔

۵۔ انبیاء کے ساتھ بحث ومباحثہ

بنی اسرائیل تہذیب سے ایسی نا آشنا قوم تھی کہ بات بات پر سیخ پا ہو جاتی اور انبیاء سے بحث ومباحثہ کرنا شروع کر دیتی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام وہ جلیل القدر نبی ہیں جنہوں نے بنی اسرائیل کو فرعونِ مصر کے ظلم سے نجات دلائی، لیکن وہ ان سے بھی جھگڑا کرنا شروع کر دیتے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب ان کو آدھی رات کے وقت مصر سے لے کر نکلے، فرعون اور اس کے لشکر نے تعاقب کیا، بنی اسرائیل نے ان کو قریب آتے دیکھا تو اپنی کج فطرت پر آ گئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر برہمی ظاہر کرنے لگے:

"اور موسیٰ سے کہنے لگے: کیا مصر میں قبریں نہ تھیں جو تو ہم کو وہاں سے مرنے کے لیے بیابان میں لے آیا ہے؟ تو نے ہم سے کیا کیا کہ ہم کو مصر سے نکال لایا۔ کیا ہم تجھ کو مصر میں یہ بات نہ کہتے تھے کہ ہم کو رہنے دے کہ مصریوں کی خدمت کریں، کیونکہ ہمارے لیے مصریوں کی خدمت کرنا بیابان میں مرنے سے بہتر ہوتا" (۲۶)۔

تب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کا خوف کم کرتے ہوئے فرمایا:

"خداوند تمہاری طرف سے جنگ کرے گا اور تم خاموش رہو گے" (۲۷)۔

قرآن مجید اس واقعہ کو اس طرح خوبصورت اور بلیغانہ انداز میں بیان کرتا ہے:

﴿فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ. قَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِىَ رَبِّىْ سَيَهْدِيْنِ﴾ (۲۸)۔

"اور جب مقابل ہوئیں دونوں جماعتیں تو اصحابِ موسیٰ نے کہا: ہم تو پکڑ لیے گئے، موسیٰ نے کہا: ہرگز نہیں، رب ہمارے ساتھ ہے جو ہمیں راہ بتائے گا"۔

اللہ تعالیٰ نے فرعونِ مصر سے ان کو نجات دی، اس کا تقاضا تو یہ تھا کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعظیم اور احترام کرتے، مگر یہ پھر اپنی کجی اور ہٹ دھرمی پر اتر آئے، پانی نہ ملنے پر خدا اور موسیٰ کو برا بھلا کہنے لگے اور موسیٰ علیہ السلام سے یوں مخاطب ہوئے:

"تو ہم کو، ہمارے بچوں اور چوپایوں کو پیاسا مارنے کے لیے ہم لوگوں کو کیوں مصر سے نکال لایا۔ موسیٰ نے خداوند سے فریاد کر کے کہا کہ میں ان لوگوں سے کیا کروں؟ وہ سب تو ابھی مجھے سنگسار کرنے کو تیار ہیں" (۲۹)۔

اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے پانی کے چشمے جاری کر دیے، مگر یہ قوم اپنی تندخوئی سے باز نہ آئی، اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسے ملک (ملکِ کنعان) عطا کرنے کا وعدہ کیا جس میں دودھ اور شہد کی نہریں بہتی ہوں گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کنعان کی سرزمین میں داخل ہونے کے لیے آمادہ کیا اور خبریں لانے کے لیے جاسوس بھیجے، بعض

جاسوسوں نے جھوٹی خبریں اڑادیں، بنی اسرائیل کو ان سے ڈرایا اور کہا یہ سرزمین دودھ وشہد بہاتی ہے، لیکن قلعوں سے بھری ہوئی ہے، وہاں کے لوگ دیو ہیں، بعض شاہدوں نے اطمینان دلایا اور کہا کہ ہم ضرور فتح یاب ہوں گے، لیکن بنی اسرائیل کو اس کا یقین نہیں آیا۔ چنانچہ تورات میں ہے:

''تب ساری جماعت زور زور سے چیخنے لگی اور وہ لوگ اس رات روتے ہی رہے اور تمام بنی اسرائیل موسیٰ اور ہارون کی شکایت کرنے لگے۔ ساری جماعت ان سے کہنے لگی: ہائے کاش ہم مصر ہی میں مر جاتے! یا کاش اس بیابان ہی میں مرتے! خداوند کیوں ہم کو اس ملک میں لے جا کر تلوار سے قتل کرانا چاہتا ہے؟ پھر تو ہماری بیویاں اور بال بچے لوٹ کا مال ٹھہریں گے۔ کیا ہمارے لیے بہتر نہ ہوگا کہ ہم مصر کو واپس چلے جائیں؟ پھر وہ آپس میں کہنے لگے آؤ ہم کسی کو اپنا سردار بنالیں اور مصر کو لوٹ چلیں''(۳۰)۔

اس واقعہ کا ذکر قرآن مجید میں تفصیل سے ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿یٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِیْ کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِکُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ. قَالُوْا یٰمُوْسٰی اِنَّ فِیْهَا قَوْماً جَبَّارِیْنَ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰی یَخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دَاخِلُوْنَ﴾(۳۱)۔

''اے میری قوم داخل ہو جاؤ پاک زمین میں جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دی ہے (اور دیکھنا مقابلے کے وقت) پیٹھ نہ پھیرنا، ورنہ نقصان میں پڑ جاؤ گے۔ وہ کہنے لگے اے موسیٰ! وہاں تو بڑے زبردست لوگ (رہتے) ہیں اور جب تک وہ اس سرزمین سے نہ نکل جائیں ہم وہاں جا نہیں سکتے، ہاں اگر وہ وہاں سے نکل جائیں تو ہم داخل ہو جائیں گے''۔

مزید کہا:

﴿قَالُوْا یٰمُوْسٰی اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَداً مَّا دَامُوْا فِیْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّکَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ﴾(۳۲)۔

''انہوں نے (مزید) کہا: اے موسیٰ! ہم اس میں ہرگز داخل نہ ہوں گے جب تک کہ وہ اس میں ہیں، تو جا، تیرا رب اور تم دونوں لڑو، ہم تو یہاں بیٹھے ہیں''۔

آپ نے ملاحظہ کیا کہ اس قوم نے اپنے محسن کے ساتھ کیا سلوک کیا، ان کا محسنین کے ساتھ یہ برتاؤ ہے تو عام لوگوں کے ساتھ یہ کیسے پیش آتے ہوں گے؟

۶۔ سفاکی وخون ریزی

یہود کا ایک بڑا جرم ان کی سفاکی وخون ریزی ہے، یہ قوم بڑی بے رحم اور ظالم تھی، قتل وغارت گری ان کے ہاں اخلاق رذیلہ میں شمار ہی نہیں ہوتی تھی، حتیٰ کہ وہ ہیکل کے در و دیوار کو بھی معصوم انسانی جانوں کے خون سے ناپاک کر رہے تھے۔ یہ سب دیکھ کر حزقی ایل نبی خدا سے سوال کرتا ہے:

''اے خداوند خدا کیا تو اپنا قہر شدید یروشلم پر نازل کر کے اسرائیل کے سب باقی لوگوں کو ہلاک کرے گا؟''(۴۳)

اور اس کا جواب یوں آتا ہے:

اور اس کا جواب یوں آتا ہے:

''کہ اسرائیل اور یہوداہ کے خاندان کی بدکرداری نہایت عظیم ہے۔ ملک خونریزی سے پُر ہے اور شہر بے انصافی سے بھرا ہے''(۴۴)۔

نوحہ حزقی ایل میں ان کے ظلم و وحشت اور بربریت کی تصویریوں کھینچی گئی ہے گویا حزقی ایل نبی صیہونیوں کے اس موجودہ دور میں نہتے فلسطینیوں پر ڈھائے جانے والے ظلم اور بربریت کی داستان بیان کر رہے ہیں:

''جنہوں نے اس میں صادقوں کا خون بہایا، وہ اندھوں کی طرح خون میں بھٹکتے اور خون سے آلودہ ہوتے ہیں، ایسا کہ کوئی ان کے لباس کو بھی نہیں چھو سکتا۔ وہ ان کو پکار کر کہتے تھے: دور رہو ناپاک! دور رہو، دور رہو! چھونا مت!''(۴۵)۔

یہود آج بھی جو کچھ فلسطین میں کر رہے ہیں اور مقبوضہ بیت المقدس کے احاطے کو مسلمانوں کے خون سے سرخ کر رہے ہیں، ایسے لگتا ہے کہ حزقی ایل اس موجودہ دور کی داستان خونچکان کو بیان کر رہے ہیں۔

اسرائیل کی ریاست کے قیام سے لے کر ۱۹۶۷ء کی جنگ تک، پھر اس جنگ سے لے کر تا حال اسرائیلی درندوں نے جو معصوم اور نہتے فلسطینی مسلمانوں کا قتلِ عام کیا ہے، درندگی اور بربریت کا جو مظاہرہ کیا ہے اور اس پر مسلم راہبران واقوام کی خاموشی، اس کی مثال دنیا کی تاریخ میں ڈھونڈنے سے نہیں ملتی۔

۷۔ زنا و بدکاری

یہود میں جہاں تک ان کے مذموم اوصاف کا تعلق ہے تو ان کا کوئی حد و حساب نہیں۔ ان میں ہر قسم کی گھٹیا خصلت پائی جاتی تھی، ان تمام خصائل کا ذکر بائبل میں موجود ہے اور کوئی ایک بات بھی نہیں چھوڑی گئی، البتہ ایک وصف ایسا ہے جس کا ذکر بہت زیادہ ہے اور وہ ہے ان کی زنا و بدکاری کی خصلت۔ اس قبیح خصلت کی وجہ سے ان کو کتاب مقدس میں بار بار لعنتی اور خبیث کہا گیا ہے:

''کیا تو نے دیکھا برگشتہ اسرائیل نے کیا کیا ہے؟ وہ ہر ایک اونچے پہاڑ پر اور ہر ایک ہرے درخت کے نیچے گئی اور وہاں بدکاری کی''(۴۶)۔

''پہاڑوں کی طرف اپنی آنکھیں اٹھا اور دیکھ کونسی جگہ ہے جہاں تو نے بدکاری نہیں کی؟............تو نے اپنی بدکاری اور شرارت سے زمین کو ناپاک کیا''(۴۷)۔

''اس نے اپنی بدکاری کی برائی سے زمین کو ناپاک کیا اور پتھر و لکڑی کے ساتھ زناکاری کی''(۴۸)۔

ان کی ناپاکی اور بدکاری......توراتی صحیفوں کی رُو سے......تاریخ کی ناپاک ترین قوموں سے بھی بڑھ جاتی ہے:

''میری دختر قوم کی بدکرداری سدوم کے گناہ سے بڑھ کر ہے جو ایک لحہ میں برباد ہوا اور کسی کے ہاتھ

اس پر دراز نہ ہوئے'' (۳۹)۔

''پس میں بھی تیرا دامن تیرے سامنے سے اٹھا دوں گا تا کہ تو بے پردہ ہو۔ میں نے تیری بدکاری، تیرا ہنہنانا، تیری حرام کاری اور تیرے نفرت انگیز کام جو تو نے پہاڑوں پر اور میدانوں میں کیے دیکھے ہیں۔ اے یروشلم تجھ پر افسوس! تو اپنے آپ کو کب تک پاک وصاف نہ کرے گی؟'' (۴۰)۔

بائبل اس قسم کے واقعات سے بھری پڑی ہے، ہمارے اخلاقی ضابطے اجازت نہیں دیتے کہ ان کی تمام برائیوں کا تذکرہ کریں۔ نہ جانے اہل یورپ اس کی تلاوت کس طرح کرتے ہوں گے، کیا وہ اپنے بچوں کے سامنے اس کو پڑھتے ہوں گے؟ یا پھر رات کو...... ان فلموں کی طرح جن کو اٹھارہ سال کی عمر سے پہلے دیکھنا ممنوع ہے...... علیحدہ چھپ کر پڑھتے ہوں گے۔

۸۔ قول وفعل میں تضاد

یہودی علماء، فقہاء اور ربیوں نے دین کی صحیح تعلیمات کو چھوڑ کر دین کو تجارت اور ذاتی منفعت کا ذریعہ سمجھ لیا، وہ جس بات کی تعلیم دیتے تھے خود اس پر عمل پیرا نہیں ہوتے تھے، ان کے قول وفعل میں تضاد تھا۔ بھولی بھالی عوام میں خدا کی رحمت اور مغفرت کے نام پر تجارت کا کاروبار پھیلا رکھا تھا، اس لیے مسیحؑ نے ان پر کڑی تنقید کی اور عوام کو بتایا کہ ان کے کہنے پر عمل کریں، ان جیسی بداعمالیاں نہ کریں:

''فقیہ اور فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں، پس جو کچھ وہ تمہیں بتائیں وہ سب کرو اور مانو، لیکن ان کے سے کام نہ کرو، وہ کہتے ہیں اور کرتے نہیں۔ وہ ایسے بھاری بوجھ جن کو اٹھانا مشکل ہے باندھ کر لوگوں کے کندھوں پر رکھتے ہیں مگر آپ ان کو اپنی انگلی سے بھی ہلانا نہیں چاہتے'' (۴۱)۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہودی علماء کی برملا توبیخ کی اور ان سے مطالبہ کیا کہ وہ احکام خداوندی پر عمل پیرا ہوں:

''اے ریاکار فقیہو اور فریسیو! تم پر افسوس کہ آسمان کی بادشاہی لوگوں پر بند کرتے ہو کیونکہ نہ تو آپ داخل ہوتے ہو اور نہ داخل ہونے والوں کو داخل ہونے دیتے ہو۔ اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس! کہ تم بیواؤں کے گھروں کو دبا بیٹھتے ہو اور دکھاوے کے لیے نماز کو طول دیتے ہو۔ تمہیں زیادہ سزا ہوگی'' (۴۲)۔

''اے اندھے راہ بتانے والو! جو مچھر کو تو چھانتے ہو اور اونٹ کو نگل جاتے ہو'' (۴۳)۔

دیکھا کیسے یہود علماء نے ذاتی منفعت کے حصول کے لیے دین کا حلیہ بگاڑ ڈالا۔

۹۔ شریعت سے عدولی

یہود نے من حیث القوم شرعی احکام سے منہ موڑا اور اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے عہد کو توڑ ڈالا، جس کے سبب یہ قوم ملعونِ کائنات قرار پائی:

''زمین اپنے باشندوں سے نجس ہوئی کیونکہ انہوں نے شریعت کو عدول کیا، آئین سے منحرف ہوئے، عہد ابدی کو توڑا، اس سبب سے لعنت نے زمین کو نگل لیا اور اس کے باشندے مجرم ٹھہرے، اسی لیے

زمین کے لوگ بھسم ہوئے اور تھوڑے سے آدمی بچ گئے'' (۴۴)۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو تنبیہ کی اگر اس کے احکام پر عمل نہ کرو گے تو نقصان اٹھاؤ گے:

''چونکہ تو خداوند اپنے خدا کے ان حکموں اور آئین پر جن کو اس نے تجھے دیا ہے عمل کرنے کے لیے اس کی بات نہیں سنے گا، اس لیے یہ سب لعنتیں تجھ پر آئیں گی، تیرے پیچھے پڑی رہیں گی اور تجھ کو لگیں گی، جب تک تیرا ستیاناس نہ ہو جائے۔ وہ تجھ پر، تیری اولاد پر سدا نشانی اور اچنبھے کے طور پر رہیں گی'' (۴۵)۔

آپ نے ملاحظہ کیا کس طرح پوری بائبل میں ان کی ناپاکی کا ذکر برابر چلتا رہتا ہے، اسی طرح ان پر لعنت بھی برابر ہوتی رہتی ہے۔ کسی الہامی (بقول ان کے) کتاب میں اتنی لعنتیں کسی پر نہیں پڑیں۔

۱۰۔ اہلِ یروشلم کے جرائم کی اجمالی فہرست

کتاب مقدس کی زبانی اب ذرا اہل یروشلم کے جرائم کی فہرست پر اجمالی نظر ڈالتے ہیں:

''پھر خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا کہ اے آدم زاد کیا تو الزام نہ لگائے گا؟ کیا تو اس خونی شہر کو ملزم نہ ٹھہرائے گا؟ تو اس کے سب نفرتی کام اس کو دکھا اور کہہ: خداوند یوں فرماتا ہے کہ: اے شہر! تو اپنے اندر خونریزی کرتا ہے تاکہ تیرا وقت آ جائے اور تو اپنے واسطے بتوں کو اپنے ناپاک کرنے کے لیے بناتا ہے۔ تو اُس خون کے سبب سے جو تو نے بہایا مجرم ٹھہرا اور تو بتوں کے باعث جن کو تو نے بنایا ہے ناپاک ہوا۔ تو اپنے وقت کو نزدیک لاتا ہے اور اپنے ایام کے خاتمہ تک پہنچا ہے، اس لیے میں نے تجھے اقوام کی ملامت کا نشانہ اور ممالک کا ٹھٹھا بنایا ہے۔ تجھ سے دور و نزدیک کے سب لوگ تیری ہنسی اڑائیں گے کیونکہ تو فسادی اور بدنام مشہور ہے۔ دیکھ اسرائیل کے امرا سب کے سب جو تجھ میں ہیں مقدور بھر خونریزی پر مستعد تھے، تیرے اندر انہوں نے ماں باپ کو حقیر جانا ہے، تیرے اندر انہوں نے پردیسیوں پر ظلم کیا، تیرے اندر انہوں نے یتیموں اور بیواؤں پر ستم کیا ہے۔ تو نے میری پاک چیزوں کو ناپاک جانا اور میرے سبتوں کو ناپاک کیا۔ تیرے اندر وہ لوگ ہیں جو چغل خوری کر کے خون کرواتے ہیں اور تیرے اندر وہ ہیں جو بتوں کی قربانی سے کھاتے ہیں، تیرے اندر وہ ہیں جو فسق و فجور کرتے ہیں، تیرے اندر وہ بھی ہیں جنہوں نے اپنے باپ کی حرم شکنی کی۔ تجھ میں انہوں نے اس عورت سے، جو ناپاکی کی حالت میں تھی، مباشرت کی۔ کسی نے دوسرے کی بیوی سے بدکاری کی اور کسی نے اپنی بہو سے بدذاتی کی۔ کسی نے اپنی بہن، اپنے باپ کی بیٹی کو تیرے اندر رُسوا کیا۔ تیرے اندر انہوں نے خونریزی کے لیے رشوت خواری کی۔ تو نے بیاج اور سود لیا، ظلم کر کے اپنے پڑوسی کو لوٹا اور مجھے فراموش کیا۔ خداوند خدا فرماتا ہے: دیکھ تیرے ناروا نفع کے سبب سے جو تو نے لیا اور تیری خونریزی کے باعث جو تیرے اندر ہوئی میں نے تالی بجائی۔ کیا تیرا دل برداشت کرے گا اور تیرے ہاتھوں میں زور ہوگا جب میں تیرا معاملہ فیصل کروں گا؟ میں خداوند نے فرمایا اور میں ہی کر دکھاؤں گا۔ ہاں میں تجھ کو

قوموں میں پراگندہ اور ملکوں میں تتر بتر کروں گا، تیری گندگی تجھ میں سے نابود کردوں گا۔ تو قوموں کے سامنے اپنے آپ میں ناپاک ٹھہرے گا اور معلوم کرے گا کہ میں خداوند ہوں..........''

''اور خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا کہ اے آدم زاد! بنی اسرائیل میرے لیے میل ہوگئے ہیں۔ وہ سب کے سب پیتل، رانگا، لوہا اور سیسا ہیں جو بھٹی میں ہیں۔ وہ چاندی کی میل ہیں، اس لیے خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ چونکہ تم سب میل ہوگئے ہو اس لیے دیکھو میں تم کو یروشلم میں جمع کروں گا۔ جس طرح لوگ چاندی، پیتل، لوہا، سیسا اور رانگا بھٹی میں جمع کرتے ہیں اور ان پر دھونکتے ہیں تاکہ ان کو پگھلا ڈالیں، اسی طرح میں اپنے قہر اور اپنے غضب میں تم کو جمع کروں گا اور تم کو وہاں رکھ کر پگھلاؤں گا۔ ہاں میں تم کو اکٹھا کروں گا، اپنے غضب کی آگ تم پر دھونکوں گا اور تم کو اس میں پگھلا ڈالوں گا، جس طرح چاندی بھٹی میں پگھلائی جاتی ہے اسی طرح تم اس میں پگھلائے جاؤ گے اور تم جانو گے کہ میں خداوند نے اپنا قہر تم پر نازل کیا ہے..........''۔

''اور خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا کہ: اے آدم زاد! اس سے کہہ تو وہ سرزمین ہے جو پاک نہیں کی گئی اور جس پر غضب کے دن میں بارش نہیں ہوئی، جس میں اس کے (جھوٹے دجال صفت) نبیوں نے سازش کی ہے۔ شکار کو پھاڑتے ہوئے گرجنے والے شیر ببر کی مانند وہ جانوں کو کھا گئے ہیں، وہ مال اور قیمتی چیزوں کو چھین لیتے ہیں، انہوں نے اس میں بہت سی عورتوں کو بیوہ بنا دیا ہے۔ اس کے کاہنوں نے میری شریعت کو توڑا اور میری مقدس چیزوں کو ناپاک کیا ہے، انہوں نے مقدس اور عام میں کچھ فرق نہیں رکھا، نجس و طاہر میں امتیاز کی تعلیم نہیں دی، میرے سبتوں کو نگاہ میں نہیں رکھا اور میں ان میں بے عزت ہوا۔ اس کے امرا اس میں شکار کو پھاڑنے والے بھیڑیوں کی مانند ہیں جو ناجائز نفع کی خاطر خونریزی کرتے ہیں'' (۴۶)۔

یہ تو صرف ایک جھلک ہے، یہود کے خصائل رذیلہ سے بائبل اٹی پڑی ہے، ان گناہوں اور بداخلاقیوں کی وجہ سے...... جن کا شمار آسان نہیں ہے...... اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی، ہدایت شاید ان کے مقدر میں نہیں کیونکہ یہ اپنے آپ کو ''نَحْنُ اَبْنَاءُ اللهِ'' کہتے ہیں اور اس زعم میں وہ سب کو کافر قرار دیتے ہیں، اس قوم نے نہ تو خدا کو بخشا اور نہ ہی انبیاء ان کی تیشہ زنی سے بچ سکے۔ اس قوم نے دین کو تجارت سمجھ لیا اور معمولی نفع کی خاطر الہامی تعلیمات میں تحریف تک کرڈالی ''یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ''۔

یہود قوم بڑی عیار اور ہوشیار قوم ہے، عظمتِ رفتہ کے حصول کے لیے انہوں نے بڑی منصوبہ بندی کر رکھی ہے۔ عالمی معیشت اور صحافت پر ان کا قبضہ ہے، ۱۸۹۷ء میں سوئٹزرلینڈ کے شہر ''باسل'' میں یہودیوں کی پہلی عالمی کانفرنس کے متعدد اجلاس ہوئے، جس میں یہودیوں کی ایک بین الاقوامی تنظیم تشکیل دی گئی جس کا نام یروشلم کے نزدیک ایک پہاڑی صیہون کے نام پر ''صیہونیت'' تجویز کیا گیا۔ ایک فنڈ قائم کیا گیا جس کا نگران یورپ کا بہت بڑا یہودی بینکار لارڈ روکس چائلڈ مقرر ہوا۔ چائلڈ نے ہر یہودی پر اپنی آمدنی کا دو فیصد یہودی بنکوں میں جمع کرانا لازم

ٹھہرایا۔ بینکوں نے سود کا چکر چلایا اور یوں چند سالوں میں ہی صیہونیت کا فنڈ اربوں میں جا پہنچا۔ اس طرح ایک طویل المیعاد منصوبہ کے تحت عالمی بینکاری پر کنٹرول حاصل کر لیا۔ اس وقت پوری مغربی دنیا کی اقتصاد پر ان کا تسلط ہے۔

الیکٹرانک میڈیا کی اہمیت سے کس کو انکار ہے، انٹرنیٹ اور میڈیا کی وجہ سے دنیا ایک چھوٹی سی بستی بلکہ چھوٹی سی جھونپڑی بن کر رہ گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ذرائع ابلاغ اور نشر و اشاعت پر بھی انہوں نے قبضہ کر لیا، بالخصوص امریکہ میں۔ امریکہ میں ۸۵ فیصد عوام خبروں کو جاننے کے لیے ٹیلی ویژن دیکھتی ہے، ان (۸۵ فیصد) میں سے ۹۵ فیصد عوام CNN، ABC، CBC اور NBC ٹی وی چینل دیکھتی ہے، یہ چاروں نیوز چینل براہِ راست یہودیوں کی ملکیت ہیں۔ ان سے وہ من چاہی خبریں نشر کرتے ہیں۔ اسی طرح یہ پرنٹ میڈیا پر بھی قابض ہیں، امریکہ کے بڑے بڑے اخبار مثلاً ''نیویارک ٹائمز'' اور ''واشنگٹن'' وغیرہ یہودیوں کے ہیں (۴۷)۔

طاقت کے نشے میں مخمور صیہونی درندے فلسطین کی مسلم آبادی پر ظلم و بربریت کی نئی داستان رقم کر رہے ہیں، انہوں نے مسلمانوں کے قبلہ اوّل مسجد اقصیٰ پر ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔ آج مسجد اقصیٰ پھر کسی صلاح الدین ایوبی کی منتظر ہے۔ اقوام متحدہ کی قراردادوں سے اس مسئلہ کا حل ممکن نہیں، یہ تو اس کی لونڈی ہونے کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔

مسلم قیادت کو اب سر جوڑ کر بیٹھنا ہوگا، بالخصوص پاکستان کی قیادت کو، اس لیے کہ یہ واحد اسلامی ملک ہے جو ایٹمی قوت کا حامل ہے اور War on terror میں امریکہ کا صف اوّل کا اتحادی ہے، اس لیے پاکستان کی ذمہ داری زیادہ بنتی ہے۔ اسرائیل کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں سے پاکستان بھی محفوظ نہیں ہے۔ بی بی سی کے مطابق ایک ویب سائٹ نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ۱۸/اپریل ۲۰۰۶ء میں بلوچ قوم نے مل کر بلوچستان میں ایک آزاد حکومت قائم کی ہے جس کا صدر دفتر یروشلم اسرائیل میں ہے اور ابتدائی تعارف میں ''بلوچ یہودی'' لکھا ہوا ہے۔ آج بھی نہ سوچا تو پھر کب سوچیں گے۔

اپنے مرکز سے اگر دور نکل جاؤ گے	خاک ہو جاؤ گے افسانوں میں ڈھل جاؤ گے
اپنے پرچم کا کہیں رنگ بھلا نہ دینا	سرخ شعلوں سے جو کھیلو گے تو جل جاؤ گے
تیز قدموں سے چلو اور تصادم سے بچو	بھیڑ میں سست چلو گے تو کچل جاؤ گے
دے رہے ہیں جو تمہیں تازہ رفاقت کا فریب	ان کی تاریخ پڑھو گے تو دہل جاؤ گے

☆......☆......☆......☆

حوالہ جات

۱۔ الحوالی، ڈاکٹر سفر، اہل کتاب کے سب صحیفے ہی بربادی کی اس نحوست اور پلیدی کا تعین کرتے ہیں۔ درج ذیل ویب سائٹ ملاحظہ کیجئے:

http://www.eeqaz.com/main/articles/2418.htm

۲۔ البقرۃ ۲:۸۳۔ ۳۔ البقرۃ ۲:۴۷ و ۱۲۲۔